ہمیشہ سچ بولئے

28-March-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

ہر عیب سے پاک محبوب نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فَرمانِ رَحمت نِشان ہے: جو مجھ پر دُرُود پاک پڑھتا ہے، اُس کا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستِغفار کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔[1]

ذِکر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے   میری فُضُول گوئی کی عادت نکال دو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

---

1 ... معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲

2 ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عاشقانِ رسول اسلامی بہنو! آج ہم سچ بولنے سے متعلق بیان سنیں گی۔ سب سے پہلے ایک ایمان افروز حکایت سنیں گی۔ سچ اور جھوٹ کی تعریف بھی بیان کی جائے گی۔ سچ کے فوائد بھی بیان کئے جائیں گے۔ صادق اور امین آقا، مہربان و کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کئی مقامات پر سچ بولنے کی ترغیبات ارشاد فرمائی ہیں، ایسی چند احادیثِ طیبہ بھی سنیں گی۔ سچ بولنے کی برکتوں سے متعلق کچھ حکایتیں بھی بیان کی جائیں گی۔ سچ کے برعکس جھوٹ ہے اور جھوٹ کتنا ہلاکت خیز ہے اس کی کچھ ہلاکت خیزیاں بھی بیان کی جائیں گی۔ ضمناً کئی مدنی پھول بھی بیان کئے جائیں گے۔ کاش کہ ہم مکمل بیان دلجمعی کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کرلیں۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے! سب سے پہلے سچ کی برکت پر ایک حکایت سنتی ہیں:

سچا چرواہا

حضرت سیدنا نافع رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: حضرت عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ ایک سفر میں تھے، راستے میں ایک جگہ ٹھہرے اور کھانے کے لیے دستر خوان بچھایا، اتنے میں ایک چرواہا (یعنی بکریاں چرانے والا) وہاں آگیا۔ حضرت سیدنا عبداللہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہ نے فرمایا: آیئے! دستر خوان سے کچھ لے لیجئے، اس نے عرض کی: میرا روزہ ہے، حضرت سیدنا عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہ نے فرمایا: کیا تم اس سخت گرمی کے دن میں (نفل) روزہ رکھے ہوئے ہو جبکہ تم ان پہاڑوں میں بکریاں چرا رہے ہو؟ اُس نے کہا: اللہ پاک کی قسم! میں یہ اس لیے کر رہا ہوں کہ زندگی کے گزرے ہوئے دِنوں کی تلافی (یعنی بدلہ ادا) کر لوں۔ حضرت سیدنا عبداللہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہ نے اُس کی پرہیز گاری کا امتحان لینے کے ارادے سے فرمایا: کیا تم اپنی بکریوں میں سے ایک بکری ہمیں بیچو گے؟ اس کی قیمت اور گوشت بھی تمہیں دیں گے تاکہ تم اس سے روزہ افطار کر سکو، اُس نے جواب دیا: یہ بکریاں میری نہیں ہیں، میرے مالک کی ہیں۔ حضرت سیدنا عبداللہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہ نے آزمانے کے لیے فرمایا: مالک سے کہدینا کہ بھیڑیا (Wolf) ان میں سے ایک کو لے گیا ہے، غلام نے کہا: تو پھر اللہ پاک کہاں ہے؟ (یعنی اللہ تو دیکھ رہا ہے، وہ تو حقیقت کو جانتا ہے اور اس پر میری پکڑ فرمائے گا) جب حضرت عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہ مدینے واپس تشریف لائے تو اُس کے مالِک سے غلام اور ساری بکریاں خرید لیں، پھر چرواہے کو آزاد کر دیا اور بکریاں بھی اسے تحفے میں دے دیں۔ (شُعَبُ الْاِیمان، ۴/۳۲۹، حدیث: ۵۲۹۱ مُلَخَّصاً، از جھوٹا چور ص ۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عاشقانِ رسول اسلامی بہنو! اس حکایت سے ایک **مدنی پھول** یہ حاصل ہوا کہ ہر حال میں سچ بولنا چاہیے اور سچ ہی کو اپنی عادت بنانا چاہیے۔ بسا اوقات سچائی کی ایسی قوت اور برکت ظاہر ہوتی ہے کہ عقل حیران

ہو جاتی ہے جیسا کہ ابھی ہم نے سنا کہ سچ بولنے کی برکت سے اس نیک غلام کو نہ صرف آزادی نصیب ہو گئی بلکہ بکریاں بھی بطورِ انعام مل گئیں، ہمیں چاہیے کہ ہم بھی ہمیشہ سچ بولیں، کتنے ہی کٹھن حالات ہوں، جان پر بن آئے تب بھی سچ کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے۔ کیونکہ جھوٹ کبھی کبھی بظاہر عارضی (Temporary) سکون فراہم کر دیتا ہے مگر جیسے ہی جھوٹ کا پردہ فاش ہوتا ہے سارا سکون غارت ہو جاتا ہے اور بندہ کئی پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ دنیا میں اگر جھوٹ کا پردہ فاش نہ بھی ہو تب بھی آخرت میں ضرور پتہ چلے گا لہٰذا عقل مندی یہی ہے کہ سچوں کی پیروی کرنی چاہیے اور سچ کو اپنی عادت بنانا چاہیے۔

اللہ والے کون؟

اس نیک اور سچے چرواہے کے کردار سے یہ بھی سبق ملتا ہے کہ ☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو ہمیشہ سچ بولتے ہیں۔ ☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو ہمیشہ خوفِ خدا میں ڈوبے رہتے ہیں۔ ☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو شریعت کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ ☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو دین کی پیروی کرتے ہیں۔ ☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو علم و عمل کے جامع ہوتے ہیں۔ ☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو تقویٰ و پرہیز گاری کا مظہر ہوتے ہیں۔ ☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو آقا کریم کی اتباع کرتے ہیں۔ ☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو قول و قرار کے پابند ہوتے ہیں۔ ☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو صاف ستھرے کردار کے مالک ہوتے ہیں۔ ☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو مخلوق سے خوف زدہ نہیں ہوتے بلکہ خالق کا ڈر ان کے دلوں میں سمائے ہوتا ہے۔ ☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو دوسروں کی رضا کے لیے نہیں بلکہ رضائے الٰہی کے لیے کام کرتے ہیں۔ ☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جن کی نظر دنیا پر نہیں بلکہ

دنیا بنانے والے پر ہوتی ہے۔ **اے کاش!** ہم بھی اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چلنے والیاں بن جائیں۔ **اے کاش!** کہ ہم بھی دنیا کے لیے نہیں بلکہ اپنے خالقِ حقیقی کی رِضا کے لیے کام کرنے والیاں بن جائیں۔ **اے کاش!** کہ ہم بھی مخلوق کی بجائے شریعت کی اتباع کرنے والیاں بن جائیں۔

اچھا بولنے کی اہمیت

عاشقانِ رسول اسلامی بہنو! ہم سچ بولنے سے متعلق بیان سن رہی تھیں۔ اس میں شک نہیں کہ اللہ پاک نے اِنسان کو بیشمار نعمتوں سے نوازا ہے، اِن میں سے ایک عظیم نعمت **"زَبان"** بھی ہے، زَبان بظاہر گوشت کی ایک چھوٹی سی بوٹی (piece of meat) ہے، مگر خدائے رحمٰن کی عظیمُ الشّان نعمت ہے۔ زَبان کا دُرُست اِستِعمال جنَّت اور غَلَط اِستِعمال جہنَّم میں داخل کر سکتا ہے۔ اگر کوئی اپنی زبان کا دُرُست اِستعمال کرتے ہوئے صدقِ دل سے کلمۂ طیبہ پڑھ لے تو اس کے لیے جنَّت واجب ہو جاتی ہے جیسا کہ نور بانٹنے والے آقا، دلوں کو جگمگانے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رُوح پَرْوَر ہے: جس نے **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ** کہا وہ **جنت میں داخل** ہو گا اور اس کے لئے **جنت واجب** ہو جائے گی۔ (مستدرک للحاکم، کتاب التوبة والانابة، باب من قال لا الٰہ.. الخ، ۵/۳۵۶، حدیث:۷۷۱۳)

اور اگر یہی زَبان اللہ پاک کی نافرمانی میں چلے تو بَہُت بڑی آفت کا سامان ہے جیسا کہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اِنسان کی اکثر خطائیں اس کی زَبان سے ہوتی ہیں۔ (شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، ۴/۲۴۰، حدیث:۴۹۳۳)

لہٰذا عقل مند وہی ہے جو زبان کا اچھا استعمال کرے اور اسے برے استعمال سے بچائے۔ زبان کا اچھا استعمال کتنا فائدہ مند جبکہ اس کا برا استعمال کتنا نقصان دہ ہو سکتا ہے، آیئے اس بارے میں ایک دلچسپ

فرضی حکایت سنتی ہیں:

دو بوڑھی پڑوسنوں کی کہانی

دو بوڑھی عورتیں آپس میں پڑوسن (Neighbour) تھیں، ایک زبان کی بڑی اچھی تھی جبکہ دوسری بڑی بدزبان تھی۔ وہ بڑھیا جو زبان کی بڑی اچھی تھی ایک دن جنگل میں ایک درخت کے نیچے بیٹھی تھی۔ اتفاق سے گرمی، سردی اور برسات کے موسموں میں جھگڑا ہوگیا، سردی کہتی تھی کہ میں سب موسموں میں اچھی ہوں، گرمی کا دعویٰ تھا کہ تمام موسموں میں میرا کوئی جواب نہیں، جبکہ برسات کے موسم کا کہنا تھا کہ مجھ سے اچھا کوئی اور موسم نہیں ہے۔ آپس میں انہوں نے طے کیا کہ کسی انسان سے فیصلہ کرواتے ہیں۔ یہ تینوں اس جنگل میں چلے تو سامنے وہی بڑھیا بیٹھی نظر آئی، تینوں نے اتفاق کرلیا کہ اسی سے پوچھ لیتے ہیں۔ سب سے پہلے موسم سرما اس بوڑھیا کے پاس آیا اور کہنے لگا: بڑی بی یہ بتاؤ کہ موسمِ سرما کیسا ہوتا ہے؟ بڑھیا کہنے لگی: موسمِ سرما کا کیا کہنا، جب آتا ہے تو ہر طرف رونق آجاتی ہے، کہیں برف کی سفید چادریں چھا جاتی ہیں، گھروں میں انگیٹھیاں (Stoves) سُلگنے لگتی ہیں، گرما گرم چائے اور کافی سے شوق ہوتا ہے، طرح طرح کے میوے لائے جاتے ہیں، اخروٹ اور مونگ پھلیاں منگوائی جاتی ہیں، سب مزے لے لے کر کھاتے ہیں، اَلْغَرَض! سردی کے کیا کہنے!! موسمِ سرما یہ سن کر بڑا خوش ہوا اور بڑی بی کو انعام میں ایک ہزار اشرفی کی تھیلی دی۔ پھر موسمِ گرما بڑھیا کے پاس آیا، کہنے لگا: بڑی بی! یہ بتائیے کہ گرمی کا موسم کیسا ہوتا ہے؟ بڑھیا کہنے لگی: بیٹا! گرمی کی کیا شان ہے، جب آتی ہے گھروں میں پنکھے جھلے جاتے ہیں، برف کی قلفیاں کھائی جاتی ہیں، ٹھنڈے دودھ اور شربتوں سے تواضع ہوتی ہے، فصلیں پکنے لگتی ہیں، شام میں لوگ ٹھنڈے پانی سے غسل کرتے ہیں، صحن میں چھڑکاؤ کیا جاتا ہے، پلنگ لگائے جاتے ہیں۔

اَلْغَرَض! گرمی کا کیا کہنا!! گرمی بھی اپنی تعریفیں سن کر خوش ہوئی اور ایک ہزار اشرفی کی تھیلی انعام دی۔ پھر برسات کا موسم آتا ہے، حال چال پوچھ کر کہنے لگا: بوڑھی اماں! یہ بتایئے کہ برسات کا موسم کیسا ہوتا ہے؟ بڑھیا کہنے لگی: موسم برسات کی تو کیا ہی بات ہے، یہ نہ ہو تو لوگ جئیں گے کیسے، مینہ برستا ہے گویا رحمتِ الٰہی چھما چھم برستی ہے، زمین کی پیاس (Thirst) بجھتی ہے، درخت اور عمارتیں غسل کر کے صاف ہو جاتی ہیں، ندیاں نالے بھر جاتے ہیں، فائدہ اٹھانے والے ان سے فائدے اٹھاتے ہیں، اَلْغَرَض! برسات کا کیا کہنا۔ برسات کا موسم اپنی تعریفیں سن کر پھولے نہیں سماتا، وہ بھی بڑھیا کو ایک ہزار اشرفیاں دیتا ہے۔ بڑھیا تین ہزار اشرفیاں لے کر گھر آتی ہے تو روپوں کی وجہ سے گویا گھر میں بہار آجاتی ہے، پڑوسن بڑھیا گھر میں چہل پہل دیکھ کر پوچھتی ہے: یہ روپیہ کہاں سے لائیں؟ کہا: سرما، گرما اور برسات کے موسم نے دیئے ہیں۔

پڑوسن بڑھیا ایک دن گھر والوں سے لڑ جھگڑ کر جنگل میں جا بیٹھی۔ اتفاق سے گرمی، سردی اور برسات کا موسم پھر ملے، سردی کہنے لگی: اس بڑھیا نے کس کو سب سے اچھا کہا؟ گرمی نے کہا: بھئی! وہ بڑھیا بڑی چالاک (Cunning) تھی، یہ نہیں بتایا کہ کون اچھا ہے سب کی تعریفیں کر کے مفت میں تین ہزار اشرفیاں مار لیں۔ غرض پھر طے ہوا کہ کسی سے فیصلہ کرواتے ہیں، دیکھا تو ایک اور بڑھیا بیٹھی ہوئی ملی، اس سے فیصلہ کروانے کے لیے پہلے موسمِ سرما اس کے پاس آیا اور اپنے بارے میں پوچھا: بڑھیا جھٹ سے بولتی ہے: سردی آتی ہے تو سخت پریشان کرتی ہے، کسی کو فالج ہوتا ہے تو کوئی لقوے میں مبتلا ہوتا ہے، نزلہ اور زکام عام ہو جاتا ہے، دانت کڑ کڑ بجتے ہیں، وضو کرنا دشوار ہو جاتا ہے، لحاف ذرا کھلتا ہے اور فوراً ٹھنڈی ہوا گھس آتی ہے، بچھونے برف ہو جاتے ہیں، حد تو یہ ہے آگ کی گرمی بھی مدھم پڑ جاتی ہے۔ موسمِ سرما

غصے میں بڑھیا کو لقوے کا تحفہ دے کر چلا جاتا ہے، پھر گرمی آتی ہے کہتی ہے: بڑھیا یہ بتاؤ کہ گرمی کا موسم کیسا ہوتا ہے؟ بڑھیا جَل بُھن کر کہتی ہے: گرمی کا کیا کہنا، آتی ہے تو پسینہ بہتا ہے، کپڑوں سے بو آنے لگتی ہے، صبح کو تبدیل کریں شام تک پھر میلے جاتے ہیں، صبح سے ہی لُو چلنے لگتی ہے، یہی شور اٹھتا ہے: اِس کو لو لگی، اُس کو لو لگی، کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو کوئی دھوپ میں جھلس جاتا ہے، پانی پیتے پیتے تھک جائیں مگر گرمی کہیں نہ جائے۔ گرمی ناراض ہو کر جاتے ہوئے ایسی پھونک مارتی ہے کہ بڑھیا کو لُو لگ جاتی ہے۔ اب برسات کا موسم آتا ہے، کہتا ہے بوڑھی اماں! یہ بتانا بارش کا موسم کیسا ہوتا ہے؟ بڑھیا کہتی ہے: برسات سے خدا بچائے، بجلی چمکتی ہے، بادل گرجتے ہیں تو کلیجہ دہل جاتا ہے، بارش کا شور سکون غارت کئے دیتا ہے، پاؤں باہر رکھو تو کپڑوں سمیت بھیگ جاتے ہیں، ہر طرف کیچڑ ہو جاتا ہے، رات میں مچھر ستاتے ہیں، مینڈکوں کا شور سونے نہیں دیتا، یوں نہ رات کو سکون ملتا ہے نہ دن کو آرام۔ ایسا ہوتا ہے موسمِ سرما۔ یہ سنتے ہی برسات کی نگاہ بجلی بن کر بڑھیا کے پاؤں پر گرتی ہے اور بڑھیا لنگڑی ہو جاتی ہے۔

یوں ایک بڑھیا زبان کے اچھے استعمال پر کئی فائدے کماتی ہے جبکہ دوسری بڑھیا زبان کے غلط استعمال کی وجہ سے بیٹھے بٹھائے نقصان میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ معلوم ہوا کہ زبان کا اچھا استعمال کئی فوائد کا حق دار بنا دیتا ہے، جبکہ زبان کا برا استعمال کئی فوائد سے محروم بھی کر دیتا ہے اور کئی نقصانات سے بھی دوچار کر دیتا ہے۔ لہٰذا زبان کے اچھے استعمال کی عادت بنانی چاہیے۔

زبان کے اچھے اور صحیح استعمال کی ایک صورت سچ بولنا ہے جبکہ اسی زبان کے غلط استعمال کی ایک صورت جھوٹ بولنا ہے۔ سچ کی بے شمار برکتیں ہیں، ہمیشہ سچ بولنے والا آدمی (Honest man) دنیا میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے جبکہ جھوٹ کی کئی خرابیاں ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جھوٹا انسان دنیا میں بھی

ذلیل وخوار ہوتا رہتا ہے، لوگ اُس پر اعتماد بھی نہیں کرتے اور نفرت کی نگاہ سے بھی دیکھتے ہیں۔

سچ جھوٹ کی تعریف:

حقیقت کے مطابق قول اور فعل کا ہونا سچ ہے جبکہ واقعہ کے خلاف قول اور فعل کا اظہار جھوٹ ہے۔ سچ بولنے کی عادت بنانے کے لیے ضروری ہے کہ ہمیشہ جھوٹ سے بچا جائے۔ بظاہر یہ سمجھا جاتا ہے کہ ایک بار کے جھوٹ سے کچھ نہیں ہوگا مگر یہی ایک بار کا جھوٹ سچ کی تمام بنیادوں کو کھوکھلا کر دیتا ہے۔

ہمیشہ سچ بولنے والے کے کلام کی برکتیں

اگر ہمیشہ سچ بولا جائے ، کبھی بھی جھوٹ کے دھبوں سے دامن داغدار نہ کیا جائے تو سچ کی بڑی برکتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ حضرت مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس طرح کھجور کے پودے کی ابتدا ایک ٹہنی سے ہوتی ہے، اس وقت وہ ٹہنی اتنی کمزور ہوتی ہے کہ اگر بچہ اسے اکھیڑے یا بکری کھا لے تو اس کی جڑ ہی ختم ہو جاتی ہے۔ پھر اس ٹہنی کو مسلسل پانی دیا جاتا ہے جس سے وہ نشو نما پاتی رہتی ہے حتّٰی کہ اس کی ایک مضبوط جڑ تیار ہو جاتی ہے، پھر وہی ٹہنی جو پہلے بہت کمزور تھی اب سایہ بھی دیتی ہے پھل بھی دیتی ہے۔ اسی طرح سچائی بھی ابتداءً دل میں کمزور ہوتی ہے۔ بندہ اس کی حفاظت و دیکھ بھال کرتا رہتا ہے، جھوٹ سے بچتا رہتا ہے اور سچ کے پودے کو پروان چڑھاتا رہتا ہے، اس حفاظت کے سبب اللہ پاک سچائی کو مضبوطی عطا فرماتا ہے، سچ بولنے والے پر اپنی برکات نازل فرماتا ہے۔ پھر یہ سچ بولنے اور سچائی کی حفاظت کرنے کی وجہ سے بندہ اُس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ اس کا کلام خطاکاروں اور گناہوں کے بیماروں کے لئے دوا کا کام دینے لگتا ہے۔ یہ بات بیان کر لینے کے بعد حضرت مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ

عَلَیْہ نے پوچھا: کیا تم نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو اس مرتبے پر فائز ہوئے؟ پھر خود کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ہاں! کیوں نہیں، بخدا! ہم نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے اور وہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں، وہ حضرت سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں اور ان جیسے دیگر خوش بخت افراد ہیں، یہ وہ لوگ ہیں کہ ان میں سے ایک شخص کے کلام سے اللہ پاک ہزاروں لوگوں کو زندگی بخشتا ہے یعنی ان کے کلام سن کر اللہ پاک کی رحمت سے ہزاروں افراد برائی کا راستہ چھوڑ کر نیکی کی شاہراہ کے مسافر بن جاتے ہیں۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۲/۵۴۸ بتغیر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سچ آخرت میں فائدہ دے گا

عاشقانِ رسول اسلامی بہنو! معلوم ہوا سچ کی بڑی برکتیں ہیں۔ سچ ایک ایسی خوبی ہے جو نہ صرف اس دنیا میں بندے کو کامیابی دلواتی ہے بلکہ آخرت میں بھی سچ بولنے والے سرفراز ہوں گے۔ قرآنِ پاک میں بالکل واضح طور پر اسی بات کو بیان کیا گیا چنانچہ پارہ 7 سورۃُ المائدۃ آیت 119 میں ارشاد ہوتا ہے:

هٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُهُمْؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًاؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ(۱۱۹)

ترجَمۂ کنزُالایمان: یہ ہے وہ دن جس میں سچوں کو اُن کا سچ کام آئے گا ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ ہے بڑی کامیابی۔

(پ۷، المائدہ: ۱۱۹)

مُفسّرِ قرآن، حضرت علامہ اسمٰعیل حقّی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس آیتِ کریمہ کے تحت جو کچھ ارشاد

فرمایا ہے اس کا خلاصہ مدنی پھولوں کی صورت میں کچھ یوں ہے: ☆ سچ بولنے والوں کو قیامت کے دن سچ نفع دے گا۔ ☆ دنیا میں بولا جانے والا جھوٹ اور کی جانے والی ریاکاری قیامت کے دن کسی صورت نفع نہ دیں گے بلکہ الٹا پھنسائیں گے۔ ☆ عقل مند انسان کو سچائی کے راستے پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ☆ سچائی کو اختیار کرنا بندے کو نیک اعمال کی طرف راغب کرتا ہے۔(روح البیان، المائدۃ، تحت الآیۃ: ۱۱۹، ۲/۴۶۷-۴۶۸ ملخصاً)

ایک اور مقام پر قرآنِ پاک میں ارشادِ ربانی ہے:

كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: سچوں کے ساتھ ہو

(پ ۱۱، التوبۃ، ۱۱۹)

تفسیرِ صراطُ الجنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے یعنی ان لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ جو ایمان میں سچے ہیں، جو مخلص ہیں اور جو رسولِ اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِخلاص کے ساتھ تصدیق کرتے ہیں۔(صراط الجنان، ۴/۲۵۷)

دوستی کس سے کی جائے؟

عاشقانِ رسول اسلامی بہنو! آیت اور اس کی تفسیر سے معلوم ہوا کہ ☆ اُن کے ساتھ رہا جائے جو نیک ہوں۔ ☆ اُن اسلامی بہنوں کی صحبت اختیار کی جائے جو پرہیزگار ہوں۔ ☆ اُن کے ساتھ تعلق رکھنا چاہیے جو سچ بولنے والیاں ہوں۔ ☆ اُن کی مَعیت اختیار کرنی چاہیے جو جھوٹ سے بچنے والیاں ہوں۔ ☆ اُن اسلامی بہنوں سے تعلق بنانا چاہیے جو شریعت پر عمل کرنے والیاں ہوں۔ ☆ اُن اسلامی بہنوں سے تعلق بنانا چاہیے جو نماز روزے کی پابند ہوں۔ ☆ اُن اسلامی بہنوں کے ساتھ رہنا چاہیے جو اللہ سے

ڈرنے والیاں ہوں۔ ☆**اُن** کی صحبت اختیار کرنی چاہیے جو عشقِ رسول کی پیکر ہوں۔ ☆**اُن** اسلامی بہنوں کے ساتھ رہنا چاہیے جو اولیائے کرام کی محبت سے سرشار ہوں۔ ☆**اُن** اسلامی بہنوں کی صحبت اختیار کرنی چاہیے جو فکرِ آخرت سے بے قرار ہوں۔ ☆**اُن** اسلامی بہنوں کی صحبت اختیار کرنی چاہیے جو موت، قبر، میدانِ محشر اور خوفِ جہنم سے اشکبار رہتی ہوں۔ ☆**اُن** اسلامی بہنوں کے ساتھ رہنا چاہیے جو سنت و شریعت کے سانچے میں ڈھل چکی ہوں۔ اَلْغَرَض! ☆**اُن** اسلامی بہنوں کے ساتھ دوستی کرنی چاہیے جو اللہ پاک اور اس کے رسول سے محبت رکھتی ہوں ۔ یعنی ہماری دوستیوں کا معیار دین اور شریعت ہونا چاہیے۔ افسوس! آج ہم دوستیاں پہلے کرلیتی ہیں سوچتی بعد میں ہیں اس کی عادات اطوار کیسے ہیں؟ اس کا مزاج کیسا ہے؟ اور وہ دین و شریعت کی کتنی پابند ہے۔ یاد رکھئے! دوستی اسی سے کرنی چاہیے جو دیندار ہو۔

دیندار دوست تلاش کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: سچے دوست تلاش کرو اور ان کی پناہ میں زندگی گزارو کیونکہ وہ خوشی کی حالت میں زینت اور آزمائش کے وقت سامان ہیں۔ اور کسی گناہگار کی صحبت اختیار نہ کرو ورنہ اس سے گناہ کرنا ہی سیکھو گے۔

(احیاء العلوم، کتاب آداب الالفة والاخوة۔۔۔ الخ، الباب الاول فی فضیلة الالفة والاخوة۔۔۔ الخ، بیان الصفات المشروطة فیمن تختار صحبته، ۲/۲۱۴)

منہاج العابدین پڑھنے والے مدنی انعام پر عمل کیجئے

عاشقانِ رسول اسلامی بہنو! یاد رکھئے اچھی اور نیک صحبت انسان کو اچھا اور نیک بنادیتی ہے جبکہ بری صحبت برائیوں کی طرف لے جاتی ہے۔ اچھی اور نیک صحبت پانے کا ایک بہترین ذریعہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوت اسلامی کا پیارا پیارا مدنی ماحول بھی ہے۔ آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے،

اس سے جہاں نیک صحبت نصیب ہو گی وہیں ہمیشہ سچ بولنے اور جھوٹ سے بچنے کا بھی ذہن بنے گا۔ لہٰذا آج ہی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور مدنی انعامات پر عمل شروع کر دیجئے۔ مدنی انعامات پر عمل جہاں جھوٹ، غیبت، چغلی اور گالی سے بچائے گا وہیں دل میں خوفِ خدا اور عشقِ رسول کی شمعیں بھی روشن کرے گا۔ مدنی انعام نمبر 61 امام غزالی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کی تصنیف "منہاج العابدین" پڑھنے پر مشتمل ہے، یہ مدنی انعام مکمل کچھ یوں ہے: کیا آپ نے اس سال کم از کم ایک بار امام غزالی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کی آخری تصنیف "منہاج العابدین" سے توبہ، اخلاص، تقوی، خوف ورجا، عُجب وریا، آنکھ، کان، زبان، دل اور پیٹ کی حفاظت کا بیان پڑھ یا سن لیا؟

لہٰذا اس مدنی انعام پر عمل کی نیت سے کتاب منہاج العابدین پڑھنے کی نیت کر لیجئے۔ اگر اس کتاب کا مطالعہ کر بھی چکی ہیں تب بھی اسے دوبارہ پڑھ لیجئے اسے سن کر نیک بننے اور فکرِ آخرت میں کڑھنے کا جذبہ بیدار ہو گا۔ اللہ پاک ہمیں رحمتیں اور خوب خوب برکتیں عطا فرمائے اور ہمیشہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رکھے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آیئے! ترغیب کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی کی ایک مدنی بہار سنئے چنانچہ

رقت انگیز دعاؤں نے متاثر کیا

پنجاب میں مقیم ایک اسلامی بہن دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے بہت سے گناہوں میں مبتلا تھیں۔ ان کی زندگی میں مدنی انقلاب کچھ یوں برپا ہوا کہ ایک دن دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بہن نے انہیں نیکی کی دعوت دی اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کا ذہن دیا چنانچہ وہ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں جا پہنچیں۔ تلاوت و نعت

شریف کے بعد ہونے والا سنّتوں بھرا بیان بڑا دلنشین اور پُر تاثیر تھا۔ پھر ذکرُ اللہ کی صداؤں اور رو رو کر کی جانے والی رِقّت انگیز دُعاؤں نے انہیں بہُت متاثر کیا۔ اجتماع میں ہونے والے اللہ کے ذکر سے ان کے دل کو بہت سکون ملا۔ وہ دن اور آج کا دن! وہ دعوتِ اسلامی والی بن گئیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی بَرَکت سے انہوں نے مدنی برقع سجالیا اور اب تک اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس پر استقامت حاصل ہے۔

"اگر آپ کو بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کے ذریعے کوئی مدنی بہار یا برکت ملی ہو تو آخر میں ذمہ دار اسلامی بہن کو جمع کروادیں."

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہر عمل کا ردِّ عمل ہے

عاشقانِ رسول اسلامی بہنو! ہم ہمیشہ سچ بولنے کے بارے میں سن رہی تھیں۔ ہر عمل کا ردِّ عمل ہوتا ہے، سچ چونکہ ایک نیک عمل اور اچھا کام ہے اس لیے اس کا ردِ عمل (Reaction) بھی بہترین ہوتا ہے۔ خود احادیثِ مبارکہ میں سچی باتیں سکھانے والے آقا، سیدھی راہ چلانے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سچ بولنے کی ترغیبات ارشاد فرمائی ہیں۔ آیئے! سچ بولنے کی ترغیب پر تین(3) احادیثِ طیّبہ سنتی ہیں:

1) فرمایا: تم پر سچ بولنا لازم ہے کیونکہ یہ نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جنت میں (لے جاتے) ہیں۔ (الاحسان، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الکذب، ۷/۴۹۴، حدیث: ۵۷۰۴)

2) فرمایا: بے شک سچائی بھلائی کی طرف ہدایت دیتی ہے اور بھلائی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ صدیق ہو جاتا ہے۔ (بخاری، کتاب الادب، باب قول

اللہ تعالی: یاایّھاالذین آمنوااتقوااللہ۔۔۔الخ، ۱۲۵/۴، حدیث: ۶۰۹۴)

3) ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جنّتی عمل کون سا ہے؟ ارشاد فرمایا: سچ بولنا، بندہ جب سچ بولتا ہے تو نیکی کرتا ہے اور جب نیکی کرتا ہے تو محفوظ ہو جاتا ہے اور جب محفوظ ہو جاتا ہے تو جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔(مسند احمد، مسند عبداللہ ابن عمرو، ۵۸۹/۲، حدیث: ۶۶۵۲)

سچ خوبیوں کا مجموعہ ہے!

عاشقانِ رسول اسلامی بہنو! معلوم ہوا سچ کی بڑی برکتیں ہیں، ☆**سچ** ایک نیکی ہے۔☆**سچ** جنّت میں لے جانے والا کام ہے۔☆**سچ** بھلائی کی طرف لے جاتا ہے۔☆**سچ** خیر کو پانے کا سبب ہے۔☆**سچ** جنتیوں کے اعمال میں سے ہے۔☆**سچ** دنیا میں نجات دلاتا ہے۔☆**سچ** سے قبر بھی نورٌ علیٰ نورٌ ہو گی۔☆**سچ** آخرت میں بھی فائدہ دے گا۔☆**سچ** سے معاشرے میں روشنی پھیلتی ہے۔☆**سچ** سے معاشرہ خوشگوار ہوتا ہے۔☆**سچ** ذہنی سکون فراہم کرتا ہے۔☆**سچ** بولنے والی ہمیشہ فائدے میں رہتی ہے۔☆**سچ** بولنے والی بہت سی آفات سے بچ جاتی ہے۔☆**سچ** انسان کو بااعتماد بنا دیتا ہے۔ اَلْغَرَض! سچ دین اور دنیا کے کئی فوائد کا سبب بن سکتا ہے۔ حَکِیْمُ الْاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جو سچ کے فوائد بیان کئے ہیں انہیں دل کے کانوں سے سماعت کیجئے اور سچ پر کاربند رہنے کا ذہن بنائیے۔ چنانچہ مفتی صاحب فرماتے ہیں:

سچ بولنے کے دس (10) فوائد:

(1) جو سچ بولنے کا عادی ہو جائے، اللہ اُسے نیک کار بنا دے گا۔(2) اس کی عادت اچھے کام کرنے کی

ہو جائے گی۔(3)سچ کی بَرَکت سے وہ مرتے وَقت تک نیک رہے گا۔(4)بُرائیوں سے بچے گا۔(5)جو اللہ کے نزدیک صِدّیق ہو جائے اس کا خاتِمہ اچھا ہوتا ہے۔(6)وہ ہر قسم کے عَذاب سے مَحفُوظ رہتا ہے۔(7)ہر قسم کا ثَواب پاتا ہے۔(8)دُنیا بھی اُسے سچّا کہنے، اچھا سمجھنے لگتی ہے۔(9)اُس کی عزّت لوگوں کے دِلوں میں بیٹھ جاتی ہے۔(مرآۃ المناجیح،ج۶/ ۴۵۲)(10)سچ ایک ایسا نُور ہے جو سچ بولنے والوں کے دلوں کی ہدایت کا سبب بنتا ہے، جس قَدَر اُنہیں اپنے رَبّ کا قُرب حاصِل ہوتا ہے، اُتنا ہی اُنہیں وہ نُور حاصِل ہوتا جاتا ہے۔(روح البیان، پ۲۲،الاحزاب،تحت الایۃ:۳۵،۷/۱۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عاشقانِ رسول اسلامی بہنو! اس میں شک نہیں ! بعض لمحات ایسے پیش آتے ہیں کہ ان میں سچ بولنا مشکل اور سچ سے ہٹنا آسان لگ رہا ہوتا ہے، مگر یاد رکھئے! جس طرح ریت سے بنائی ہوئی عمارت کسی بھی وقت گر جاتی ہے اسی طرح جھوٹ کی بنیاد پر قائم کی جانے والی عمارت بھی کہیں نہ کہیں ضرور گر جاتی ہے۔ اس لیے کیسے ہی کٹھن لمحات ہوں، کتنی ہی مشکل درپیش ہو سچ سے رشتہ نہیں چھوٹنا چاہیے۔بظاہر اس کی ایسی برکتیں نظر آتی ہیں کہ عقل حیران ہو جاتی ہے۔ آیئے اسی طرح کا ایک واقعہ سنتی ہیں:

بڑی ہمت کے ساتھ سچ کہا

مَنْقُول ہے کہ ایک دن حَجّاج بن یُوسُف چند قَیدیوں(Prisoners) کو قَتْل کروا رہا تھا،ایک قَیدی اُٹھ کر کہنے لگا:اے اَمیر!میرا تم پر ایک حق ہے۔حَجّاج نے پُوچھا:وہ کیا؟کہنے لگا:ایک دن فُلاں شَخْص تمہیں بُرا بھلا کہہ رہا تھا، تو میں نے تمہارا دِفاع(یعنی بچاؤ) کِیا تھا۔حَجّاج بولا:اِس کا گواہ کون ہے؟اُس شَخْص نے کہا:میں اللہ کا واسِطہ دے کر کہتا ہوں کہ جس نے وہ گُفتگو سُنی تھی وہ گواہی دے۔ایک دوسرے قَیدی

نے اُٹھ کر کہا: ہاں! یہ واقِعہ میرے سامنے پیش آیا تھا۔ حَجّاج نے کہا: پہلے قیدی کو رِہا کر دو، پھر گواہی دینے والے سے پوچھا: تجھے کیا رُکاوٹ تھی کہ تُو نے اُس قیدی کی طرح میرا دِفاع (یعنی بچاؤ) نہ کِیا؟ اُس نے سچّائی سے کام لیتے ہوئے کہا: ''رُکاوٹ یہ تھی کہ میرے دل میں تمہاری پُرانی دُشمنی تھی۔'' حَجّاج نے کہا: اسے بھی رِہا کر دو، کیونکہ اس نے بڑی ہِمّت کے ساتھ سچ بولا ہے۔

(وَفیات الاَعیان لابن خلکان: ۲/۲۸، از جھوٹا چور، ص:۱۹)

عاشقانِ رسول اسلامی بہنو! واقعی سچ ہے کہ ''سانچ کو آنچ نہیں'' یعنی سچ بولنے سے کبھی نقصان نہیں ہوتا، اس لیے سچ کو اپنی عادت بنانا چاہیے۔ سچ بولنے سے نہ صرف دنیا بہتر ہوتی ہے بلکہ آخرت میں بھی فائدہ ہوتا ہے۔ سچ بولنے کی عادت آخرت کے لیے کتنی فائدہ مند ہے آیئے اس پر دو روایتیں سنتی ہیں:

سچائی کے سبب بلند درجات!

حضرت سیِّدُنا بِشر بن بَکْر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سَیِّدُنا اِمام اوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو علمائے کرام کے ایک گروہ کے ساتھ جنت میں دیکھ کر پوچھا: حضرتِ سیِّدُنا امام مالک بن اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کہاں ہیں؟ کہا: ان کے درجات تو بہت بلند ہیں۔ میں نے پوچھا: کس سبب سے؟ کہا: اُن کی سچائی کی بدولت۔ (التمہید، باب ذکر عیون من اخبار مالک وذکر فضل موطئہ، ۱/۵۶)

سچ رحمتِ اِلٰہی پانے کا سبب ہے!

حضرت ابو عبد اللہ رَمْلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں میں نے حضرت مَنْصُور رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو خواب میں دیکھا، میں نے اُن سے کہا: اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے کہا کہ اللہ کریم نے مجھے بخش دیا اور مجھ پر رحم فرمایا اور مجھے وہ کچھ عطا فرمایا جس کی مجھے امید نہ تھی۔ میں نے کہا: وہ کون سی

چیز ہے جس کے ذریعے بندہ اللہ کی طرف اچھی طرح متوجہ ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: سچ۔ پھر میں نے پوچھا: سب سے بُری چیز جس کے ذریعے بندہ اللہ پاک کی طرف متوجہ ہوتا ہے وہ کیا ہے؟ جواب دیا: وہ جھوٹ ہے۔ (احیاء العلوم، ۵/۱۱۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

عاشقانِ رسول اسلامی بہنو! مَعلُوم ہوا کہ سچ ایک ایسا عمل ہے جو بندے کو اللہ پاک کی رحمت کا مستحق بناتا ہے، اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ جھوٹ ایک ایسا عمل ہے جو بندے کو رضائے الٰہی اور قربِ الٰہی سے بہت دور کر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی جھوٹ کی تباہ کاریاں ہیں۔ آیئے! احادیثِ طیبہ میں بیان کردہ کچھ برائیاں سنتی ہیں:

جُھوٹ کے بھیانک نتائج:

☆...جب بندہ **جُھوٹ** بولتا ہے، اس کی بَدبُو سے فِرِشتہ ایک مِیْل دُور ہو جاتا ہے۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء في الصدق والكذب، الحديث: ۱۹۷۹، ۳/۳۹۲) ☆... **جُھوٹ** بولنا سب سے بَڑی خِیانت ہے۔ (سنن ابي داود، كتاب الادب، باب في المعاريض، الحديث: ۴۹۷۱، ۴/۳۸۱) ☆... **جُھوٹ** ایمان کے مُخالِف ہے۔ (مسنداحمد، مسند ابي بكر الصديق، ۱/۲۲، حديث: ۱۶) ☆...لوگوں کو ہنسانے کے لیے **جھوٹ** بولنے والے کیلئے ہَلاکت ہے۔ (ترمذی، كتاب الزهد، باب ماجاء من تكلم بالكلمة ليضحك الناس، الحديث: ۲۳۲۲، ۴/۱۴۲) ☆... لوگوں کو ہنسانے کے لیے **جھوٹ** بولنے والا جہنّم کی اِتنی گہرائی میں گرتا ہے جو آسمان و زمین کے درمیانی فاصلے سے زِیادہ ہے۔ (شعب الايمان، باب في حفظ اللسان، الحديث: ۴۸۳۲، ۴/۲۱۳) ☆... **جھوٹ** بولنے سے مُنہ کالا (Black) ہو جاتا ہے۔ (شعب الايمان، باب في حفظ اللسان، الحديث: ۴۸۱۳، ۴/۲۰۸) ☆... **جھوٹی** بات کہنا کبیرہ گُناہ ہے۔ (المعجم الكبير، ۱۸/۱۴۰، حديث: ۲۹۳ ملخصاً) ☆... **جُھوٹ** بولنا مُنافِق کی عَلامتوں میں سے ایک

علامت ہے۔(مسلم،کتاب الایمان، باب خصال المنافق،ص:۵۳،حدیث:۲۱۰)☆... **جھوٹ بولنے والے قِیامت** کے دن،اللہ پاک کے نزدیک سب سے زِیادہ ناپسندیدہ اَفراد میں شامِل ہوں گے۔(کنزالعمال،۱۶/۳۹، حدیث:۴۴۰۳۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

عاشقانِ رسول اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت،صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

بات چیت کی سنتیں اور آداب

آیئے بات چیت کرنے کے 11 مَدَنی پھول سنتی ہیں:

(1) مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے(2) چھوٹی اسلامی بہنوں کے ساتھ مُشْفِقانہ اور بڑی اسلامی بہنوں کے ساتھ مُؤَدَّبانہ لہجہ رکھئےاِنْ شَآءَ اللہ ثواب کمانے کے ساتھ ساتھ دونوں کے نزدیک آپ مُعزّز رہیں گی۔ (3) چلاّ چلاّ کر بات کرنا جیسا کہ آجکل بے تکلُّفی میں اکثر لوگ آپس میں کرتے ہیں سنّت نہیں(4) چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے۔آپ کے اخلاق بھی عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا(5) بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے باربار ناک کو چھونا

1 ... مشکاۃ المصابیح،کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ،۱/۹۷،حدیث:۱۷۵

یاناک یاکان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں، اس سے دوسروں کو گِھن آتی ہے(6)جب تک ایک اسلامی بہن بات کر رہی ہو، اطمینان سے سنئے۔ اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع کر دینا سنّت نہیں(7)بات چیت کرتے ہوئے بلکہ کسی بھی حالت میں قہقہہ نہ لگایئے کہ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا(8)زیادہ باتیں کرنے اور بار بار قہقہہ لگانے سے ہیبت جاتی رہتی ہے(9)فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جو چُپ رہا اُس نے نَجات پائی ۔ (سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج۴ ص۲۲۵ حدیث ۲۵۰۹) (10)کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ دوسری اسلامی بہن کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے(11)بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب کیجئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قَطعی ہے۔(فتاوٰی رضویہ، ج۲۱، ص۱۲۷)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16(312صفحات)اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد